بِسمِ اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔11 مدیر: نعیم احمد نیّر کتابت و ڈیزائننگ: رشید الدین، عاصم شہزاد، ماہ۔اخاہ۔ہجری شمسی،1385 بمطابق۔دسمبر 2006ء شمارہ نمبر 12

تربیتی سیمینار ریجن شلیسویگ میکلن برگ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ریجن شلیسویگ میکلن برگ نے مرکز کی ہدایت کے مطابق ریجن کی سطح پر تربیتی سیمینار مورخہ 23.09.06 کو بمقام بیت الحبیب کیل میں منعقد کیا۔اس پروگرام کا مقصد مساجد اور نماز سنٹروں کی آبادی، نماز باجماعت کی اہمیت اور حفاظت ،شادی بیاہ کے بارہ میں اسلامی تعلیم اور عائلی مسائل کے حل اور گھروں میں پائی جانے والی بے سکونی اور شادیوں کی ناکامیوں کی وجوہات کی طرف احباب کو توجہ دلانا تھا۔اس پروگرام کی صدارت مرکزی نمائندہ مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے کی۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم بمعہ اردو ترجمہ سے کیا گیا جو کہ مکرم سعید احمد صاحب نے کی۔جرمن ترجمہ مکرم سلمان محمود صاحب نے پیش کیا۔بعد ازاں مکرم فرید احمد صاحب نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے منظوم کلام، جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا" میں سے چند منتخب اشعار نہایت ہی خوش الحانی کے ساتھ درد بھری آواز میں پڑھے۔اس کے بعد ان اشعار کا جرمن ترجمہ مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نے پیش کیا۔پہلی تقریر مکرم وسیم احمد صاحب نے کی۔جس میں خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں نماز باجماعت میں بے قاعدگی کے نقصانات ،نمازوں کی حفاظت اور نماز باجماعت کے فوائد کا ذکر کیا۔دوسری تقریر خاکسار نے مغربی اور مشرقی معاشرے میں گھروں کے ٹوٹنے کی وجوہات، گھروں میں بدامنی و بے سکونی، میاں بیوی کے جھگڑوں کی وجوہات ،میاں بیوی کے حقوق کے متعلق کی۔ان دونوں تقریروں کا جرمن ترجمہ مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نے پیش کیا۔اس کے بعد جماعت کیل میں تربیتی و تعلیمی دورہ کے لئے مرکز کی طرف سے بھجوائے گئے معزز مہمان مکرم منیر الدین کھوکھر صاحب سابق نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ پاکستان و سابق انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ نے تمام احباب خاص طور پر غیر شادی شدہ نوجوانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے قرآن و حدیث اور سنت رسول ﷺ اور حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیمات کی روشنی میں شادی کے وقت رشتہ کے انتخاب کے سلسلہ میں اور میاں بیوی کے حقوق کے بارہ میں نہایت ہی مؤثر انداز میں نصائح کیں۔اس کے بعد پروگرام کے مطابق غیر شادی شدہ نوجوانوں کا علیحدہ پروگرام مسجد کے بالائی حصہ میں ہوا۔ جس کی صدارت مکرم شہاب الدین صاحب نے کی۔ تقریباً 45 منٹ تک یہ اجلاس جاری رہا۔جس میں غیر شادی شدہ نوجوانوں نے شادی بیاہ

باقی صفحہ نمبر ۲ پر

مذہب میں وُسعت قلبی کا مظاہرہ ہونا ضروری ہے

ویسٹ سٹٹ ہال‘‘ میں حلقہ ہیپن ہائیم کے تحت پروگرام کا انعقاد

مورخہ یکم نومبر 2006ء کو پروگرام ’’مذہب میں وُسعت قلبی کا مظاہرہ ہونا ضروری ہے‘‘ کا انعقاد بینز ہائیم کے ’’ویسٹ سٹٹ ہال‘‘ میں حلقہ ہیپن ہائیم کے تحت ہوا۔
اس کا مقصد مختلف مذاہب کے لوگوں کا مل جُل کر بات چیت کے ذریعہ خیالات کا اظہار کرنا تھا تا مذاہب میں ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا ہو۔
اس پروگرام کے لیئے علاقہ کے سیاست دانوں اور مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی گئی۔پروٹسٹنٹ فرقہ، ایونگلش فرقہ، نیو اپوسٹن فرقہ ،کے علاوہ ہندومت کی نمائندگی ہوئی۔اسلام کی طرف سے جماعت احمدیہ کے مربی مکرم لئیق احمد منیر صاحب نے نمائندگی کی۔
پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے اسٹیج سیکرٹری محترم وسیم بُرکلے صاحب نے حافظ فرید احمد خالد صاحب کو تلاوت قُرآن کریم کی دعوت دی۔
سو(۱۰۰) کے قریب حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے صوبے ہیسن کی ممبر اسمبلی محترمہ کارین (KARIN HARTMANN) نے اس بات پر زور دیا کہ جرمنی میں تمام مذاہب کو قانون کے مطابق برابر حقوق حاصل ہیں اس لئے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہر ایک کو ہونی چاہئے۔انہوں نے احمدیوں کے رویّہ کی تعریف بھی کی۔
پادری GÜNTHER صاحب نے اپنی تقریر میں کچھ سوالات اُٹھائے ،مثلاً اسلام میں عورتیں مسجد میں مردوں کے

باقی صفحہ نمبر ۲ پر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا اللہ تعالیٰ کا ایک نشان

ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ایک دم قرار نہ تھا۔کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج ہے۔اُس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان۔اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔تب اُسوقت مجھے غنودگی آگئی اور میں زمین پر بیتابی کی حالت میں بیٹھا ہؤا تھا اور چار پائی پاس بچھی تھی۔میں نے بیتابی کی حالت میں اُس چار پائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آگئی۔جب میں بیدار ہؤا تو درد کا نام ونشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا:۔اذامرضتَ فھویشفی یعنی جب تُو بیمار ہوتا ہے تو وُہ تجھے شفا دیتا ہے فالحمدللّٰہ علیٰ ذالك۔(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۲۴۶، ۲۴۷)

یوم مساجد کا Tag der offenen Tür

روائیتی شان اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ کامیاب انعقاد

۳ اکتوبر کا دن جرمن قوم Tag der Deutschen Einheit کے طور پر مناتی ہے اور اس دن جرمنی بھر میں عام تعطیل ہوتی ہے۔جرمن قوم اس دن کی مناسبت سے بہت سے سیاسی اور ثقافتی پروگرامز منعقد کرتی ہے، اور کمیونیزم سے آزادی اور مشرقی و مغربی جرمنی کے ملنے کا جشن مناتی ہے۔
جماعت احمدیہ کی مساجد اور مراکز نماز یوں تو سارا سال ہی ہر خاص و عام کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھتے ہیں لیکن اس خوشی کے موقع پر اپنے ہم وطن جرمنوں کی خوشیوں میں شمولیت کا اظہار اپنی مساجد اور مراکز نماز میں Tag der offenen Tür منا کر کرتی ہے۔
تمام احباب جماعت، مردوں عورتوں ،نوجوانوں اور بچوں نے انتھک محنت ،صبر اور دعا کے ساتھ دن رات کئی کئی گھنٹے مسلسل کام کر کے مساجد اور مراکز نماز کو دلہن کی طرح سجایا اور مہمانوں کی خاطر تواضع کی۔
متعدد اخبارات ریڈیو اور TV پر جماعت احمدیہ کی تعلیم ’’امن یعنی حقیقی اسلام‘‘ کا نہایت احسن رنگ میں تذکرہ کیا۔ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والے اخبارات میں جماعت احمدیہ کے Tag der Offnen Tür کا خوبصورت الفاظ میں

باقی صفحہ ۲ پر

جرمنی کی جماعتوں اور لوکل امارات وریجنز کی مختصر خبریں

- لوکل امارت فُلڈا،نوئے ہوف نے مورخہ ۱۶ ستمبر کو اجتماع برائے واقفین نو، منعقد کیا۔
- لوکل امارت گروس گیراؤسٹی نے مورخہ ۱۷ ستمبر کو اجتماع برائے واقفین نو، منعقد کیا۔اور مورخہ ۹ ستمبر کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔
- جماعت فرنکن تھال نے مورخہ ۱۴ اکتوبر کو ایک جلسہ کا انعقاد کیا جس کا مقصد مسجد کی تعمیر پر غور وخوض کرنا تھا اسی طرح غیر ملکیوں کے لیئے ادارے کے تحت ایک پروگرام Menschen Brücke میں جماعت کے بچوں نے بھی حصہ لیا۔تصاویر کے مقابلے میں تین بہترین تصویروں کو جماعت فرنکن تھال کی طرف سے میڈل دیئے گئے۔
- مورخہ ۱۸ اکتوبر کو شہر کے میلہ میں جماعت فرنکن تھال کی طرف سے کھانے پینے کا اسٹال لگایا گیا۔شہر کے میئر نے اسٹال کا معائنہ کیا۔کثرت سے شہریوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔
- مورخہ ۲۴ اکتوبر بروز منگل بوقت ۱۰ بجے فرینکفرٹ کے

باقی صفحہ۔۴ پر

یومِ مساجد کے متعلق چند ایک اخبارات کی سرخیاں

تبادلہ خیالات کے ذریعہ غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں، اخبار۔ Pfersee Augsburg Algemein

بدظنی سے بہتر ہے بات سمجھ لی جائے، اخبار۔ Mainzer Algemeine Zeitung

مسجد میں آنے کی دعوت، تا بے اعتباری اور بدظنی دور ہو، اخبار۔ Lokale Zeitung HNA

مسلمانوں نے مسجد آنے کی دعوت دی۔ جو کوئی اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے یا اس بارے میں کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہے یا صرف چند لمحے مسجد میں گزارنا چاہتا ہے تو آج کے دن اس کا موقع تھا۔

مزید، لٹریچر بھی حاصل کیا جا سکتا تھا اور مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل بھی دیکھا جا سکتا تھا، اخبار، کاسل۔

احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے یہ دن منانے پر (عوام کی) نہائت دلچسپی، محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں، اخبار۔ Donau Post

جہاد کا مطلب یہ نہیں کہ اسلحہ لے کر جنگ شروع کر دی جائے۔ Mittelbayerische Zeitung

امن قائم کرنا ہمارا اوّلین مقصد ہے۔ اخبار Regionale Rundschau

مہمانوں کے لیئے مٹھائی، عزیز مسجد میں احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف، اسلام کے بارے میں احمدیہ جماعت نے اہم معلومات فراہم کیں۔ اخبار Ried Echo

مسلم جماعت نے شہریوں سے کلچر کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا، احمدیہ جماعت نے یہ ثابت کر دیا کہ معاشرے میں مختلف رسم و رواج و مذہب رکھنے والے انسان ایک دوسرے سے آزادی و خوش دلی سے بات چیت کر سکتے ہیں تا ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ملے اور اس طرح سے تمام فریق فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ''اخبار۔'' Aus Stadt und kreis Reutlingen

معاملہ دھماکوں کا ہو، پوپ کا بیان ہو یا موسارٹ تھیٹر کا، مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان آج کل کچھ کھچاوٹ سی ہے۔ مسلمانوں کی اصلاحی جماعت ''احمدیہ'' نے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیئے اس موقع پر قدم اُٹھایا ہے۔۔اخبار، HNA کاسل

عید ملن پارٹی

مورخہ ۹ نومبر کو لوکل امارت گروس گیراؤ میں عید ملن پارٹی کا انعقاد ہوا۔ جس میں نیشنل امیر صاحب جرمنی، شہر کے میئر، پارلیمنٹ ممبران، مختلف قومیتوں کے افراد جن میں ترکی، فلسطینی، عراقی، جرمن، موزمبیق شامل تھے، سمیت نوّے احباب نے شمولیت کی۔ پروگرام کا آغاز شام ساڑھے چھ بجے مکرم امیر صاحب جرمنی کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم عمران ذکاء صاحب نے اسلام میں رمضان کے تصوّر پر تقریر جرمن زبان میں کی۔ مکرم عبداللہ واگز ہاوزر صاحب نے عید ملن پارٹی منانے کی غرض وغائیت بیان کی۔ بعدازاں کھانے کا آغاز ہوا۔ اسی دوران میئر صاحب بھی اپنی پارلیمنٹ کے ممبران کے ساتھ تشریف لے آئے۔ کھانے کے بعد مکرم امیر صاحب نے میئر صاحب کو اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی۔ جناب میئر صاحب نے اس پروگرام کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا 'جماعت احمدیہ کے ممبران پُر امن شہری ہیں' اور شہر کی انتظامیہ سے ہمیشہ تعاون کرتے ہیں، جماعت نے مجھے بین المذاہب کانفرنس کے انعقاد کا کہا ہے، میں اس کے لئے کوشش کروں گا۔ بعد میں بھی مہمان آپس میں کافی دیر تک گھل مل کر بات چیت کرتے رہے۔ شعبہ اشاعت کے تحت کُتب کا اسٹال بھی لگایا گیا۔

(رپورٹ۔ عبدالرحمن، سیکرٹری تبلیغ، لوکل امارت گروس گیراؤ)

بقایا۔ ویسٹ سٹٹ ہال میں پروگرام

پیچھے کیوں بیٹھی ہوتی ہیں، اسلام جنگ کی تعلیم دیتا ہے، وغیرہ۔ محترم مربی صاحب نے اپنی تقریر میں ان سوالات کے جوابات کے علاوہ اسلام کی خوبیاں بیان کیں اور حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے جرمنی میں ہمیں عیسائیوں کے برابر حقوق حاصل ہیں۔ ڈاکٹر کلاؤس کیوبلر (Klaus KÜbler) جو سیاسی پارٹی SPD کی طرف سے اسمبلی میں پارٹی لیڈر رہ چکے ہیں، نے کہا کہ ہمیں مذاہب کے نظریاتی اختلافات کو بات چیت کے ذریعہ حل کرتے ہوئے وُسعت قلبی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی پردہ کے خلاف ''زبردستی'' کی مہم جرمنی میں ناقابل قبول ہے۔

آخر میں سوالات کا موقع دیا گیا۔ حاضرین نے باری باری نمائندگانِ مذاہب سے سوالات کیئے۔ لوکل امارت کے امیر مکرم حمید احمد خالد صاحب نے معزز مہمانوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب'' Revelation Rationality Knowledg and Truth'' تحفے میں دی۔ دو گھنٹے تک جاری رہنے والی اس میٹنگ کے اختتام پر تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کے موقع پر کتب کا اسٹال بھی لگایا گیا تھا جس سے حاضرین نے استفادہ کیا۔

(رپورٹ۔ سیکرٹری امور خارجہ، حلقہ ہپن ہائیم)

بقایا، Tag der offenen Tür

ذکر اور تفصیلی خبریں شائع ہوئیں۔

اس سال یہ دن رمضان المبارک کے مہینہ کے دوران آیا ہے اس لئے بعض دوستوں کا خیال تھا کہ مہمانوں کی تواضع میں کچھ مشکلات پیش آئیں گی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر جگہ جب مہمانوں کو بتایا گیا کہ میزبانوں کا روزہ ہے اور وہ ان کے ساتھ ملکر کچھ کھا نہیں سکتے تو انہوں نے بڑی فراخ دلی کا ثبوت دیا اور کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

اس دفعہ بعض جگہوں پر موسم کی خرابی کی وجہ سے حاضری میں کچھ کمی رہی لیکن پھر بھی اکثر جگہوں پر مہمان بڑے ذوق و شوق سے کثیر تعداد میں تشریف لائے، اور جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کی پر امن تعلیم کے حسین پہلوؤں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے، ایک جرمن خاتون نے جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھی تو احباب جماعت سے مانگ کر نہایت عقیدت اور احترام کے ساتھ لے کر گئیں۔

موصولہ رپورٹوں کے مطابق تقریباً 25000 سے زیادہ افراد و خواتین نے جرمنی بھر میں پھیلے ہوئے مساجد اور مراکز نماز میں تشریف لا کر جماعت احمدیہ کے عقائد اور تعلیمات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ان شامل ہونے والوں میں 10 شہروں کے میئر حضرات، کثیر تعداد میں حکومتی اور حزب اختلاف کی پارٹیوں کے سیاسی راہنما، اسی طرح فوجی اور سول محکموں کے افسران شامل ہیں۔ جن جگہوں پر ابھی تک باقاعدہ مساجد نہیں اور جماعت مناسب جگہیں تلاش کر رہی ہے وہاں پر آنے والے مہمانوں نے مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانیاں کروائیں۔

اسی طرح جرمنی بھر میں چھپنے والے پچاس سے زائد اخبارات میں جماعت احمدیہ کی اندرون ملک اور بیرون ملک خدمات کا تذکرہ ہوا، اور مفصل مضامین میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور اسلام کی پُر امن تعلیم کا حقیقی نمائندہ کے طور پر بہترین الفاظ میں ذکر کیا گیا۔

مساجد اور مراکز نماز کی تصاویر بھی کثرت سے شائع ہوئیں۔

قریباً دس مقامی ریڈیو سٹیشنوں نے مقامی احباب جماعت کے انٹرویو نشر کیئے اور جماعت احمدیہ کا مکمل تعارف پیش کیا۔ اس موقع کی مناسبت سے پانچ TV سٹیشنوں نے جماعت احمدیہ پر دستاویزی فلمیں اور تعارفی رپورٹیں نہایت اعلیٰ الفاظ میں پیش کیں

(رپورٹ۔ شعبہ تبلیغ جرمنی)

بقایا صفحہ 1 تربیتی سیمینار شلیسویگ میکلن برگ

کے مسائل کے حل کے بارہ میں مختلف تجاویز اور آراء پیش کیں۔ جبکہ شادی شدہ احباب کے گروپ کی نگرانی مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ آپ کے ساتھ مکرم منیر الدین کھوکھر صاحب نے شادی بیاہ کے مسائل کے بارہ میں دی گئی تجاویز پر احباب کی راہنمائی فرمائی اور احباب کی طرف سے کئے گئے سوالات کے جوابات نہات ہی مؤثر انداز میں دیئے۔ اس کے بعد وقفہ طعام ہوا اور نمازِ ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد آخری اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم شہاب الدین صاحب نے غیر شادی شدہ نوجوانوں کے اجلاس کی رپورٹ پیش کی شادی شدہ احباب کے اجلاس کی رپورٹ مکرم ساجد احمد نسیم صاحب نے پیش کی، اس کے بعد اجتماعی طور پر احباب کو اپنے اپنے خیالات اور تجاویز بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ جس میں 12 احباب نے حصّہ لیا۔ آخر پر مکرم مربی صاحب نے تمام حاضرین کو نماز با جماعت کی طرف توجہ دلائی کہ سب سے بہتر ذریعہ نماز ہی ہے ہم خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، نمازوں کی باقاعدگی کے ساتھ ادائیگی کرتے ہوئے، اس کے حضور جھکتے ہوئے، گریہ وزاری اور دعائیں کرتے ہوئے ہی قائم کر سکتے ہیں۔ اسی ہی کے ذریعہ سے ہمارے گھروں کی خوشحالی اور امن و سکون کو قائم رکھا جا سکتا ہے۔ اپنے فرائض پر عمل کر کے ہی ذہنی سکون حاصل کر سکتے ہیں اسی طرح خلع و طلاق کے مسائل کے حل کے لئے قرآنِ مجید کی تعلیم، آنحضرت ﷺ کی احادیثِ مبارکہ اور حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں تفصیلی وضاحتیں کیں۔ نیز حاضرین کو رمضان المبارک کی آمد پر عبادات کی طرف خصوصی توجہ دینے، قرآنِ مجید کی روزانہ تلاوت کرنے اور کم از کم ایک دفعہ اس مہنے میں ایک دور مکمل کرنے، حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ پورے اہتمام اور باقاعدگی کے ساتھ سننے اور تبلیغی سرگرمیوں کو تیز کرنے اور خدمات دینیہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف نہایت ہی مختصر اور مؤثر انداز میں توجہ دلائی۔ اس کے بعد خاکسار نے چند ضروری اعلانات کئے۔ اس پروگرام کا اختتام اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا۔ جو کہ مکرم منیر الدین کھوکھر صاحب نے کروائی۔

اس پروگرام میں ریجن بھر کی کل بارہ جماعتوں میں سے 11 جماعتوں کے پندرہ سال سے زائد عمر کے 122 مرد احباب اور 11 اطفال نے حصّہ لیا۔

(رپورٹ: اشفاق احمد سندھو)

خلاصہ تقاریر بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2006ء

عدل وانصاف
اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

عدل وانصاف کا قیام ہر مہذب ومتمدن حکومت کا اہم فریضہ ہے۔عدل کے بغیر نہ لوگوں کے درمیان حقوق و فرائض کا تعین ہوسکتا ہے نہ ظلم واستحصال کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

محترم نصیر احمد قمر صاحب مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کے حوالہ سے بتایا کہ تاریخ انبیاء شاہد ہے کہ خدا کے سچے نبی کے وقت میں اس کی تعلیم وتربیت کے نتیجہ میں ایسا معاشرہ قائم ہوتا ہے جس میں عدل وانصاف کی حکمرانی ہوتی ہے۔انبیاء میں سے عدل کا اعلیٰ ،افضل واکمل نمونہ ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے قائم فرمایا۔معاملہ حقوق ُاللہ کا ہو یا حقوق ُالعباد کا قرآن کریم کی رہنمائی واضح ہے۔

عدل کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ پھر اس پر ترقی کر کے درجہ احسان ہے کہ اس کی ذات پر یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور اس سے بڑھ کر نیکی یہ ہے کہ خدا سے طبعی محبت کرو نہ طمع سے نہ خوف سے ۔فاضل مقرر نے بتایا کہ عبادت یعنی نیک اعمال کی بجا آوری میں عدل سے مراد اعتدال اور توازن ہے انسان طبعی تقاضوں کو کلیتہً چھوڑ نہ دے جیسا کہ عیسائیوں نے جو رہبانیت کو دین کے مستقل حصے کے طور پر اختیار کر لیا ایسا اللہ کی طرف سے نہ تھا۔ایک دفعہ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں چندا صحاب نے زیادہ عبادت کی نیت باندھی ایک نے کہا، میں ساری رات نماز ادا کروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا تیسرے نے کہا میں کبھی شادی نہ کروں گا ،رسول کریم ﷺ نے سنا تو فرمایا خدا کی قسم میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں میں روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں راتوں کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔پھر ایک بار آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا کہ نماز میں اپنی آواز کو ذرا اونچا کرو اور حضرت عمرؓ کو فرمایا ذرا نیچا پڑھا کرو تا کہ دوسروں کی عبادت میں خلل نہ ہو۔اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اصراف نہ کرو'' کے حوالہ سے مولانا صاحب نے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جائز چیزوں کے استعمال حتیٰ کے کھانے پینے اور دیگر امور میں اعتدال کا خیال رکھا جائے ورنہ بے اعتدالی سے مالی نقصان کے علاوہ صحت کے نقصان کا ہی اندیشہ ہے۔قضاء میں عدل کی تربیت کے معاملہ میں آنحضور ﷺ کا طریق یہ تھا بعض دفعہ کسی اور موزوں آدمی کو بھی فیصلہ کے لیے ارشاد فرماتے تھے جیسے کہ عمروؓ بن عاص کو مقرر فرمایا اور اگر فیصلہ میں اصلاح کی ضرورت ہوتی بصورت اپیل قبول فرماتے تھے۔

ایک دفعہ آنحضور ﷺ نے ایک الجھے ہوئے قضیہ کے فیصلے پر فرمایا میں ایک انسان ہوں اور اگر کسی کی چرب زبانی پر دوسرے کا حق دلوا دوں تو وہ آگ کا ٹکڑا لینے والا ہو گا آپ ﷺ نے انصاف کے قیام اور اسکی تنفیذ کی تاکید کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا،اگر اس عورت کی بجائے میری بیٹی فاطمہ ہوتی تو بھی یہ فیصلہ نافذ کیا جاتا معاشرتی عدل کے متعلق رسول کریم ﷺ نے یہ اعلان فرمایا کہ کسی عربی کو غیر عربی پر کوئی فضیلت نہیں اللہ کے ہاں معزز وہ ہے جو نیکی کرنے میں آگے ہے۔

مدینہ کے یہود جو اپنی متعدد بار مخالفتوں وباغیانہ رویہ کے باعث اپنی کتاب تورات کے مطابق واجب القتل تھے انکی درخواست کے مطابق ان کی عورتوں وبچوں کو مع اپنے قیمتی سامان کے جانے کی اجازت دے دی۔مدینہ والوں نے اپنے جو بچے یہود کے حوالے کیے تھے انہیں روکنا چاہا تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ جب تم انہیں دے چکے ہو تو پھر روکنا کیسا۔

ایک یہودی نے ایک صحابیؓ سے اپنے قرض کی فوراً ادائیگی کا مطالبہ کیا۔رسول ُاللہ ﷺ نے عدل کرتے ہوئے فرمایا،ادا کرو اس پر صحابیؓ کے پاس سوائے تہ بند کے اور کچھ نہ تھا اس نے سر کا کپڑا باندھا اور تہ بند یہودی کے حوالہ کر دیا،

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک یہودی نوجوان خادم کی بیماری پر تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے اور محبت سے عیادت کی واپسی پر نوجوان بھی نہایت شکر گزاری سے دیکھنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اسلام قبول کر و تا کہ جہنم کی آگ سے بچ جاؤ چنانچہ وہ فوراً مسلمان ہو گیا قرآن کہتا ہے کہ اہل کتاب یہود ونصاریٰ سے کوئی بغض نہیں بلکہ ان میں نیک صالح اور حق پرست لوگ بھی ہیں جانوروں سے عدل کے بارے میں آنحضور ﷺ کی یہ ہدایت ہے کہ جب بکری کا دودھ دوہو تو کچھ اُس کے بچے کے لیے بھی چھوڑ دو اور اپنے ناخن کٹواؤ تا کہ جانور کو زخم کے باعث تکلیف نہ ہو۔پھر فرمایا جانوروں پہ زیادہ بوجھ نہ ڈالو، اُن کے منہ پر داغ نہ لگاؤ۔زندہ جانور کی چربی نہ اتارو ورنہ خدا کی رحمت سے دور رہو گے۔

محترم نصیر قمر صاحب نے عدل وانصاف سے کام لینے والے لوگوں کو آنحضور ﷺ کا یہ مژدہ بھی سنایا کہ ایسے لوگ اللہ کے حضور نور کے منبروں پر خدائے رحمٰن عز وجلّ کے داہنے ہاتھ فروکش ہوں گے۔

قرآن کریم اور علوم جدیدہ

علم اور حکمت (دانائی اور حقائق) کو اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر یعنی بہت بڑی بھلائی قرار دیا ہے۔جو اللہ تعالیٰ اپنے منتخب بندوں کو بطور انعام ودیعت کرتا ہے۔محترم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب نے جو ایک کامیاب ریسرچ سکالر جانے جاتے ہیں اپنے تحقیقی مقالہ قرآن کریم اور علوم جدیدہ میں حضرت یوسفؑ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا ۔قرآن کریم میں ہے

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ اٰتَینٰہُ حُکماً وَّعِلماًط

جب وہ اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچا تو ہم نے اسے فیصلہ (کرنے کی فراست) اور خاص علم بخشا (یوسف ۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا (اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآنِ (ہر قسم کی خیر قرآن میں ہے) اس سے یہ امر واضح ہے کہ ہر طرح کے فائدہ مند علوم روحانی ہوں یا مادی ،قرآن میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں وقت کی ضرورت کے مطابق ان علوم سے خاص بندوں کو آگاہی بخشتا ہے۔فی زمانہ امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کو ایسے قرآنی علوم عطاء فرمائے ہیں۔جس سے بخوبی ظاہر ہے کہ دین اسلام اور علوم جدیدہ میں کوئی تضاد نہیں ۔اکثر سائنسی ایجادات موجودہ بلکہ مستقبل کے لیے بطور پیشگوئی کے اشارے بھی 15 صدی قبل خدائی کتاب میں موجود ہیں۔

ہمارے جیسی مخلوق

انسانی ذہن کا جوں جوں ارتقاء ہوتا گیا فطرتی تجسّس کے باعث اپنے ماحول کے مشاہدہ کا دائرہ بھی وسیع تر ہوتا گیا۔چنانچہ اس زمانے میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ آیا اس کائنات میں ہماری جیسی کوئی اور مخلوق بھی ہے۔اُسے زندگی کے لازمی عناصر کہیں اور نظر نہ آنے کے باعث یہ خیال رواج پا گیا کہ کائنات میں کہیں دوسری جگہ زندگی ناممکن ہے لیکن گذشتہ دہائی میں نئے طاقتور آلات کی مدد سے ہماری گلیکسی میں پائے جانے والے متعدد ستاروں کے ساتھ سیارے بھی دریافت ہوئے ہیں جنکی تعداد تقریباً 200 ہے ان میں سے 90 فیصد زمین سے بڑے ہیں مگر علامات زندگی سے عاری ہیں البتہ اب مشاہداتی تنوّع کے باعث کائنات میں زمین کے علاوہ دوسرے مقامات پر زندگی پائے جانے کا امکان بڑھتا جا رہا ہے ۔قرآن کریم میں (سورۃ شوریٰ 30) اشارہ موجود ہے کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان جانداروں کی قسم سے اس نے پھیلایا ہے۔اس کے نشانوں میں سے ہے اور جب وہ چاہے گا ان سب کے جمع کرنے پر قادر ہے یہاں یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ بہت سی دُنیائیں ہیں جن میں چلنے پھرنے والی مخلوق موجود ہے بلکہ بطور پیشگوئی اس خلائی مخلوق کے ملنے کا واضح اشارہ ہے

کائنات کا آغاز

دوسرا سوال جو سائنس دانوں کے سر پر سوار رہا ہے یہ ہے کہ ہماری اس کائنات کی پیدائش کیسے ہوئی ۔کائنات کے آغاز کے بارے میں مقبول ترین نظریہ بِگ بینگ Big Bang ہے جس کے مطابق کائنات کی عمر 15 بلین ارب سال ہے۔اس سے قبل کائنات کا مادہ اور توانائی مجتمع تھے۔ایک عظیم دھماکہ big bang سے مادہ بکھر گیا جس سے ستارے اور Galaxies وجود میں آئیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

کیا کفار نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے ۔پس ہم نے ان کو کھول دیا (الانبیاء 31)

نوبیل لارییٹ پروفیسر عبدالسلام مرحوم کا خیال تھا کہ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے big bang کے متعلق ہمیں بتایا ہے ۔جس کا اظہار سوئیزر لینڈ میں قائم cern لیبارٹری کے ڈائریکٹر نے انکی وفات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنی تعزیت میں کیا تھا۔آسمان کی حفاظت جس کا قرآن کریم نے بار بار ذکر کیا ہے کی وضاحت کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ۔(الانبیاء ۳۳) اور ہم نے آسمان کو ایک مضبوط چھت (یعنی حفاظت کا ذریعہ) بنایا ہے،اپنے اندر حیرت انگیز صداقت Facts کا آئینہ دار ہے۔اان میں سے چند ایک کا ذکر ہے ۔خطرناک شعاعیں ULTRA VIOLET RAYS۔تحقیق کے مطابق زمین کی زندگی سورج کی توانائی اور حرارت کی محتاج ہے لیکن۔

(ا) سورج کی خطرناک شعاعوں ULTRA VIOLET RAYS سے جو مہلک بیماریوں کا باعث ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے بچاؤ کے لیے OZON LAYER بنائی ہے۔اگر یہ قدرت کا حفاظتی انتظام نہ ہو تو ہماری زندگی کے آثار ختم ہو جائیں۔

(ب) گردشی خلائی چٹانیں (ASTEROID)

ہمارے نظام شمشی کے خلا میں چٹانوں اور دھات کے ہزاروں لاکھوں ٹکڑے از خود گردش کر رہے ہیں ان میں سے جن ٹکڑوں کا قطر دو کلومیٹر تک ہے ان کی تعداد 26 ہے اور وہ زیادہ تر مریخ اور جوپیٹر کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ان میں سے بعض زمین کے مدار میں بھی آ جاتے ہیں جو خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ایک خیال یہ ہے کہ ایک ایسا ہی 10 کلومیٹر کا چٹانی ٹکڑا 65 بلین

Vol. 11 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 12
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel: 069-50688652, Fax: 069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

سال قبل زمین سے ٹکرایا تھا جس کی تباہی سے ڈائنا سور معدوم ہو گئے

قرآنی حقائق

علوم جدیدہ کی روشنی میں جناب ڈاکٹر صاحب نے قرآنی حقائق کے چند نمونے پیش فرمائے مثلاً (ا) کائنات کی تخلیق میں مکمل ربط ہے، کہیں بھی تم کوئی رخنہ نہ پا سکو گے۔ آخر تھک ہار کر ناکام لوٹو گے (ب) تمام ستارے اور سیارے شمس وقمر محو گردش ہیں کوئی ایک بھی دوسرے کے مدار میں دخل نہیں دیتا (ج) آسمان میں مختلف مدار اور راستے ہیں

(د) کائنات کی تخلیق کے بارے میں صاحب علم وذوق ہر قدم اٹھتے بیٹھتے غور کرتے ہیں نتیجۃً کہہ اٹھتے ہیں یہ تخلیق تو بے فائدہ نہیں۔

(ر) ایسے علم والے اپنے دلوں میں خدا کی عظمت کا اقرار کرتے ہیں اور ایسے عالم ومحقق کے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے۔

مسلمانوں کی ترقی کا راز تحقیق وٹیکنالوجی میں ہے، جب سے اسے فراموش کیا دوسروں کے محکوم ہو گئے ہیں۔ جماعت کے نونہالوں کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام یہ ہے ”میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔“

پس خوب محنت ولگن سے آگے بڑھیں۔

بقیہ۔ مختصر خبریں

تقریباً دو ہزار احباب وخواتین نے Fabrik sport halle میں نماز عید پڑھی۔ مکرم ومحترم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی نے عید کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس موقع پر میڈیا کے نمائندگان کو دعوت دی گئی تھی۔ Rhein Main ٹی وی نے انٹرویو نشر کیا اور اخبار New Press نے عید کی تصاویر وخطبہ کا خلاصہ شائع کیا۔

(رپورٹ۔ فلاح الدین خان، لوکل امیر فرینکفرٹ)

مورخہ ۱۹ نومبر بروز اتوار حلقہ فنگ سٹٹ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیزم یٰسین نے نظم جرمن زبان میں پڑھی۔ جس کے بعد ۴ تقاریر جرمن زبان میں نوجوانوں نے کیں۔ ۲ تقاریر اُردو زبان میں ہوئیں جن کا ترجمہ جرمن زبان میں عزیزم فہیم احمد قمر نے کیا۔

دُعا کے بعد ”گلو جمیعًا“ کا پروگرام ہوا ☆ ☆ ☆

سائنس کی خبریں

دھول مٹی الرجی کا سب سے بڑا سبب ہے

الرجی کے حوالے سے لوگوں میں بہت زیادہ غلط فہمیاں اور توہمات پائے جاتے ہیں۔ خالقِ کائنات نے ہر انسان کو مختلف مزاج، جسمانی ساخت اور قوت مدافعت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ ہمارے اردگرد بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں زندگی میں کبھی الرجی ہوئی ہی نہیں، جبکہ وہ صحت کے اصولوں کا خیال بھی نہیں رکھتے، جبکہ کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو الرجی کے حوالے سے بہت حساس طبیعت رکھتے ہیں، ان لوگوں کے لئے اس سے محفوظ رہنے کا احتیاط سے بہتر کوئی اور دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلی احتیاط اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھ کر اختیار کی جاسکتی ہے۔

گھر میں آنے والی تازہ ہوا اپنے ساتھ بہت سی دھول بھی لاتی ہے جس میں شامل انسانی آنکھ سے نظر نہ آنے والے ننھے ننھے جراثیم، موسم بہار اور گرما میں گھر کے سبزہ زار سے پولن، مختلف پرندوں اور بلی سمیت دیگر جانوروں کے باریک بال اور دھواں وغیرہ کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور سلفر ڈائی آکسائیڈ سمیت دیگر زہریلے مادے، فرنیچر کی وارنش، پینٹ، کھڑکی اور دروازوں کے باریک چُھپے ہوئے خانوں کے علاوہ میٹریس یا فوم سے بنے ہوئے بچوں کے کھلونوں میں بھی اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔ اگر اس دھول میں موجود جراثیم کو مسلسل نمی اور خوراک ملتی رہے تو کچھ ہی عرصے میں یہ سبز رنگ کی کائی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر ایسے گھروں میں جہاں صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا، وہاں بڑے بڑے جالے دیکھے جاسکتے ہیں۔ گھر میں گندگی یا اس طرح کا ماحول الرجی سے حساس طبیعت کے حامل لوگوں کے لئے انتہائی مضر ہے۔ وہ بہت جلد اس سے متاثر ہوتے ہیں جس کا اظہار ان کے جسم میں فوری طور پر ہونے والی کسی غیر معمولی تبدیلی، سانس کی نالی میں دشواری، نزلہ زکام یا ناک سے متعلق کوئی عارضے کے علاوہ جلد کی کسی بیماری وغیرہ کی شکل میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گندے ماحول میں رہنے والے حساس طبیعت لوگ الرجی کا تو علاج کروانے کے لئے بھاگ دوڑ کرتے دکھائی دیتے ہیں مگر وہ اسباب کا سدباب نہیں کرتے جس کی وجہ سے انہیں الرجی کی شکایت ہوتی رہتی ہے۔ ان لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کمرے میں تازہ ہوا کی آمدورفت کے لئے راستہ ضرور رکھیں، کیونکہ یہ صحت کے لئے بہت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر آپ کا کمرہ سبزہ زار سے متصل ہے تو ان موسموں میں کھڑکی کھولنے سے اجتناب برتیں جب پھول، زرگل (pollen) تیزی سے گرا رہے ہوں، یہ وقت عام طور پر علی الصبح یا سر شام کا ہوتا ہے، ایسے اوقات میں کمرے کا وینٹی لیشن سسٹم استعمال کیا جاسکتا ہے جو کمرے میں گھٹن کے احساس کو کم کرے گا۔ روزانہ استعمال ہونے والی بیڈ شیٹ، کمبل، چادروں اور تکیوں کو باقاعدگی سے سورج کی تیز روشنی میں ڈالیں کیونکہ الٹرا وائی لیٹ شعاعیں ان جراثیموں کو بھگانے یا مارنے کے لئے مؤثر ہوتی ہیں۔ گھر کے لئے ایسے فرنیچر کا انتخاب کیجئے جس کی صفائی آسانی سے ہو سکے۔ گھر کی صفائی کے دوران ویکیوم کلینر کا استعمال کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس کی مشینری طاقتور ہو جو دھول کے چھوٹے چھوٹے ذرات کو بھی کھینچ سکے۔ کم وولٹ کی مشینری عام طور پر دھول کے بڑے ذرات تو صاف کر دیتی ہے لیکن چھوٹے چھوٹے ذرات کو کھینچنے میں ناکام ہو جاتی ہے۔ اگر فلٹر اعلیٰ کوالٹی کا نہیں ہے تو یہ ذرّے ہوا میں پھر سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور دوبارہ اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ صبح کے اوقات میں ویکیوم کلینر سے صفائی ٹھیک ہے لیکن سوتے ہوئے یا سونے سے چند گھنٹے قبل ویکیوم کرنا عقلمندی نہیں کیونکہ صفائی کے کچھ دیر بعد تک دھول کے ذرّات ہوا میں تحلیل ہوتے ہیں جو سانس کے ذریعے جسم میں داخل ہو کر الرجی کا باعث بن سکتے ہیں۔

پانی اونچائی کی طرف بہہ سکتا ہے

طبیعات کے ماہرین نے پانی کو نیچے سے اونچائی کی طرف بہانے کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ امریکی سائنسدانوں نے یہ تجربہ یہ بات ثابت کرنے کے لئے کیا کہ پانی کے مالیکیول کو بھاپ کی صورت میں کسی ایک سمت میں قوت کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس تجربہ پر کام کرنے والی ٹیم نے طبیعات کے ایک جریدے میں لکھا کہ اس تجربہ کی مدد سے کمپیوٹر کی مائیکرو چپس کو ٹھنڈا کرنے میں مدد حاصل ہوسکتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس کا تجربہ ہر شخص اپنے باورچی خانے میں کرسکتا ہے۔ ایک خالی برتن کو چولہے پر کچھ دیر گرم ہونے دیں۔ اس کے بعد اس میں پانی کے چند قطرے ڈالیں تو پانی کے قطرے تپتے ہوئے برتن میں ادھر سے ادھر دوڑنے لگیں گے۔

اٹھارہویں صدی میں سب سے پہلے ایک جرمن سائنسدان نے اس کی تشریح اور سائنسی وجہ بیان کی تھی۔ اصل میں تپتے ہوئے برتن میں پانی کا نچلا حصہ برتن سے ٹکرائے بغیر ہی بھاپ میں تبدیل ہو جاتا ہے جو اسے ادھر اُدھر بھاگنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

اس تجربہ میں شامل ڈاکٹر ہینز لنکی نے کہا کہ دیکھنا یہ ہے کہ کیا پانی کو اس صورت میں ایک مخصوص سمت میں لے جایا جاسکتا ہے۔ تجربہ میں شامل سائنسدانوں نے سیدھی سطح کی پلیٹ کی بجائے ایک ایسی پلیٹ استعمال کی جس پر برابر برابر تکون ابھار بنے ہوئے تھے جس کی وجہ سے پانی کے ذرے ایک جگہ گردش کرنے کی بجائے تکونوں کے رخ پر بہنے لگے۔ ڈاکٹر لنکی نے کہا کہ اس صورت میں بھاپ پانی کے لئے کشتی کا کام کرتی ہے جس پر پانی بہتا ہے۔ اس طرح پانی کے قطرے بارہ درجہ کی اونچائی پر نیچے سے اوپر کی طرف بہہ سکتے ہیں۔

خراٹے لینا ایک موروثی مسئلہ

امریکہ میں ایک تحقیق کے بعد سائنسدانوں نے کہا ہے کہ خراٹے لینا ایک موروثی مسئلہ ہوسکتا ہے۔ سنسناٹی میں بچوں کے ہسپتال میں ماہرین نے دیکھا کہ ان بچوں میں نیند میں شور مچانے کا زیادہ امکان ہے جن کے والدین خراٹے لیتے ہیں۔ برطانوی ماہرین کا کہنا ہے کہ بچوں اور والدین کے اس تعلق کی وجہ خاندان میں موٹاپا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ خراٹے لینے کی آدھی وجہ وزن ہوتی ہے۔ امریکہ میں اس تحقیق میں چار سو اکیاسی خاندان شریک ہوئے۔ اس تحقیق میں خراٹوں کو الرجی سے بھی جوڑا گیا ہے۔

تحقیق میں شامل پندرہ فیصد بچے خراٹوں کے عادی تھے اور 29 فیصد میں الرجی پائی گئی۔ والدین میں 20 فیصد مائیں اور 46 فیصد والد خراٹوں کے عادی پائے گئے۔ 21.8 فیصد ایسے بچے جن کے والدین خراٹے لیتے ہیں نیند میں خراٹے لیتے ہوئے پائے گئے جبکہ 21.5 فیصد الرجی کا شکار تھے۔ تحقیق کے مطابق خراٹے لینے والے ایسے بچوں کی تعداد صرف 7.7 فیصد ہے جن کے والدین خراٹے نہیں لیتے۔

ماہرین کے مطابق اس بات کا امکان موجود ہے کہ خراٹے الرجی کی وجہ سے سانس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی وجہ سے ہوسکتے ہیں لیکن یہ نہیں واضح کر سکے کہ ایسے بچوں میں خراٹے لینے کا امکان زیادہ کیوں ہوتا ہے جن کے والدین سوتے میں شور مچاتے ہیں۔

(بی بی سی نیوز ۲۰۰۶ء)

(مرسلہ۔ ولید ناصر)